© rasailojaraid.com

تقسیم وطن سے چند ماہ قبل "غازی" کی آخری ملاقات مسجد نیلہ گنبد لاہور میں امیر شریعت گل بادشاہ سے ہوئی تھی۔ اس ملاقات کا شان نزول یہ تھا کہ "سید گل بادشاہ" امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے ملنے آئے تھے۔ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ "سید بخاری" لاہور سے باہر دورے کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے غازی کو ملاقات کے لئے مسجد نیلہ گنبد لاہور میں یاد فرمایا۔ اس وقت حضرت مولانا غلام غوث کے ہم وطن یعنی "بفہ" کے مولانا محمد اکبر خان مرحوم بھی تھے۔ دوران ملاقات انہوں نے غازی کو اپنے جاری کرنے والے اخبار "صداقت" کی ادارت کی دعوت دی تھی لیکن غازی اس زمانے میں لاہور کے خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم ذوق بنے ہوئے تھے جنہوں نے نواب دکن کی دعوت پر فرمایا تھا کہ ع

" کون جائے ذوق یہ دلی کی گلیاں چھوڑ کر"

اور یہ کہہ کر غازی نے مولانا سید حسین احمد مدنی کے فرزند معنوی سید گل بادشاہ کو مایوس کرنے کا گناہ کیا کہ غازی لاہور کی گلیاں اور احرار کو چھوڑ کر کہیں جانے کو تیار نہیں۔

آہ! مولانا عبدالقیوم پوپلزئی الحق جون ۱۹۸۳ء کے صفحہ ۱۵ پر غازی نے حافظ عبدالغفور کا مضمون پڑھا۔ اور یہ پڑھ کر بے حد افسوس ہوا کہ مولانا عبدالقیوم پوپلزئی وفات پا گئے ہیں۔ پشاور کے محلہ گاڑی بانان میں کوچہ عبدالحکیم ان کے والد کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے برادر بزرگ مفتی سرحد مولانا عبدالرحیم پوپلزئی عالمی شہرت کے انقلابی بزرگ تھے انہوں نے ماسکو میں سرخ انقلاب کے بانی لینن سے بھی ملاقات کی تھی۔ ان کے پاس ہندوستان اور بیرون ہند کے مشہور انقلابی آیا کرتے تھے۔ منشی احمد دین اور غازی خاص طور پر ان کے پاس ہی آکر ٹھہرا کرتے تھے مفتی سرحد مولانا عبدالرحیم پوپلزئی "گاندھی سیاست" کے سخت خلاف تھے لیکن اس بات کے باوجود انہوں نے ۱۹۴۲ء کی "ہندوستان خالی کر دو" کے سلسلہ میں سرحدی گاندھی کی ہری پور جیل میں بے حد خدمت کی تھی اور ان کے اس اخلاق اور اس خدمت سے سرحدی گاندھی بے حد متاثر ہوئے تھے۔

مولانا عبدالرحیم پوپلزئی کمیونسٹ نہیں تھے لیکن وہ پہلے عالم دین متین تھے جنہوں نے ماسکو میں سرخ انقلاب کے بانی سے ملاقات کی تھی۔ اس لئے بعض حلقوں میں ان کے بارے میں یہ غلط فہمی تھی کہ وہ کمیونسٹ ہیں حالانکہ مولانا مفتی سرحد بے حد صوم و صلوٰۃ کے پابند اور دیندار تھے۔

مولانا عبدالقیوم پوپلزئی ان کے چھوٹے حقیقی بھائی تھے اور دونوں میں بے حد محبت کے رشتے استوار تھے یہ درست اور صحیح ہے کہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب سے مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کی تھی مگر یہ بات ۱۹۳۸ء سے بہت پہلے کی ہے ۱۹۳۸ء میں وہ جہانگیرہ پشاور کے دفتر مجلس احرار کے انچارج تھے۔ ۱۹۳۵ء میں ہنگامہ مسجد شہید گنج کے زمانہ میں

© rasailojaraid.com